روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 11 ستمبر 2015ء 26 ذیقعد 1436 ہجری 11 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 208

## بہترین فرد

حضرت ثابت بن قیسؓ نے رسولؐ اللہ کی اجازت سے بنو تمیم کے جھوٹے فخریہ کلمات کے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو رسول بنایا جو نسب کے لحاظ سے سب سے بزرگ اور گفتار میں سب سے سچا اور کردار میں سب سے افضل ہے پھر اللہ نے اس پر اپنی کتاب اتاری اور اپنی مخلوق پر امین بنایا اور وہ تمام عالمین میں سے خدا کا چنیدہ ہے۔ تب اس نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 562 قدوم وفد بنی تمیم)

# ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

## ماضی صداقت کا ثبوت ہے:

نبی کریم ﷺ کی سچائی کا ایک ثبوت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دیا ہے کہ قل لو شآء...... (یونس:17) یعنی اے نبی تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں یہ آیات تمہارے سامنے نہ پڑھتا اور نہ تم کو ان کی خبر دیتا۔ پس تحقیق میں نے اس سے پہلے ایک عمر تم میں گزاری ہے پھر تم کیوں عقل نہیں کرتے۔ یعنی میں تم میں ایک لمبا عرصہ گزار چکا ہوں پھر تم میری سچائی میں کیا شک لاتے ہو۔ کیونکہ اگر مجھے پہلے افتراء کرنے کی عادت ہوتی تو اس موقعہ پر بھی تم شک کر سکتے تھے کہ اس کو کوئی الہام نہیں ہوتا بلکہ یہ خود بنا لیتا ہے۔ لیکن جب تم میرے پچھلے حالات سے واقف ہو اور جانتے ہو کہ میں جھوٹا نہیں ہوں تو اس موقعہ پر کیوں یہ شک کرتے ہو اور جب میں انسانوں پر جھوٹ نہیں بولتا تھا تو کس طرح ممکن ہے کہ اب خدا پر جھوٹ بولوں۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایک رسول کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ ایک ثبوت رکھا ہے کہ وہ اپنی پچھلی زندگی کی نظیر دے کر اپنی سچائی کو ثابت کرتا ہے کہ میں ہمیشہ سے نیک عمل کرتا رہا ہوں اور جھوٹ سے مجھے نفرت رہی ہے۔ پھر اب میں کیوں خدا پر افتراء باندھنے لگا۔

(صادقوں کی روشنی صفحہ نمبر 81)

## حضرت یوسفؑ سے مشابہت:

رسول کریم ﷺ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے مشابہت ہے۔ آپؐ کے دشمنوں نے بھی آپ کو لالچ دے کر دین سے پھرانا چاہا تھا۔ چنانچہ تاریخوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے پاس کفار کا ایک وفد آیا اور انہوں نے آپؐ سے کہا کہ اگر آپؐ نے یہ دعویٰ روپیہ کے لئے کیا ہے تو ہم اس قدر روپیہ جمع کر دیتے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ مالدار ہو جائیں اور اگر عزت کے لئے کیا ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا لیتے ہیں اور اگر عورت کی آپ کو خواہش ہو تو سب سے حسین عورت آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں مگر آپ یہ وعظ چھوڑ دیں۔ اس پر آپؐ نے جواب دیا کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کھڑا کرو تب بھی میں تمہاری بات نہیں مان سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد 3 ص 299)

## فہم قرآن:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما ینطق ......رسول کریم ﷺ قرآن کریم کے متعلق جو کچھ فرماتے تھے وحی الٰہی کے مطابق فرماتے تھے غلطی نہیں کرتے تھے پس جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اس کے فہم قرآن کو دوسروں کے فہم پر مقدم کیا جائے گا۔ ہمارا یہ حق ہے کہ یہ بحث کریں کہ یہ حدیث صحیح نہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حدیث تو صحیح ہے مگر رسول کریم ﷺ نے غلطی کی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ قرآن کریم کی تعلیم کے بارہ میں آپؐ کی تفسیر اگر ہماری سمجھ میں نہیں آتی تو بھی آپؐ ہی کی تفسیر کو ہمیں صحیح ماننا پڑے گا۔ بشرطیکہ جس حدیث میں وہ مذکور ہے وہ صحت احادیث کے اصول پر پوری اترتی ہو۔

(تفسیر کبیر جلد 4 ص 219)

## ماسٹرز کلاس میں داخلہ

(نصرت جہاں کالج ربوہ)

نصرت جہاں کالج ماسٹرز میں مندرجہ مضامین میں داخلہ جات کا آغاز ہو رہا ہے۔

**1**۔ ایم اے انگلش **2**۔ ایم ایس سی میتھ

**1**۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج یا کالج کی ویب سائیٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

**2**۔ داخلہ گورنمنٹ پالیسی / یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق دیا جائے گا۔

**3**۔ داخلہ کا شیڈیول درج ذیل ہے۔

**فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:** 15 ستمبر 2015ء

**ٹیسٹ:** 20 ستمبر (صرف ایم اے انگلش کیلئے)

**انٹرویو:** 21 ستمبر (دونوں مضامین کیلئے)

**میرٹ لسٹ:** 22 ستمبر

**فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ:** 29 ستمبر

**کلاس کا آغاز:** 4 اکتوبر

**4**۔ مزید معلومات کیلئے نصرت جہاں کالج دارالرحمت کے ایڈمیشن آفس سے رابطہ کریں۔

طلباء وطالبات مندرجہ ذیل کاغذات کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

**i**۔ میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے رزلٹ کارڈ / اسناد کی دو کاپیاں

**ii**۔ طالب علم کے کیریکٹر سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی

**iii**۔ شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی

**iv**۔ چار عدد تصاویر (ڈیڑھ x 1 انچ) بلیو بیک گراؤنڈ

**v**۔ رجسٹریشن کارڈ کی نقل تصدیق کے ساتھ

**vi**۔ N.O.C اور Migration Certificate

(نظارت تعلیم)

## عید کی خوشیوں میں مستحق طلباء کو یاد رکھیں

عیدالاضحیٰ کی آمد آمد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ایسی خوشی کے موقع پر مستحق طلباء کیلئے قائم فنڈ ''امداد طلباء'' میں بھی حسب توفیق ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نگران امداد طلباء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ..........مطبع: ضیاء الاسلام پریس ..........مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

# خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

## خطبہ عیدالفطر

## 19 جولائی 2015ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کس موقعہ پر فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب مورخہ 19 جولائی 2015ء کو عیدالفطر کے موقعہ پر فرمایا۔

س: آج کے دن کی خصوصیت کیا ہے؟

ج: آج کا دن ایک خصوصیت کا حامل دن ہے اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ انسان اپنے ہم جنسوں اور اپنے قریبیوں کے ساتھ مل کر کوئی خوشی کا دن منائے عید کا دن مقرر کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے صرف رمضان کی پابندیوں میں سے ہی نہیں گزارا بلکہ فطرت کے تقاضے کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیں آپس میں مل جل کر خوشی منانے کا دن مقرر فرمایا۔

س: خوشیاں منانے کی حدود دین حق نے کیسے مقرر فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ان خوشیوں کی کچھ حدود بھی مقرر فرمادی ہیں ایک طرف فطرت کے تقاضے کی وجہ سے مل جل کر خوشیاں منانے کے سامان کرتا ہے تو دوسری طرف بندگی کے تقاضے کے تحت حدود اور زندگی کے مقصد کی نشان دہی بھی فرماتا ہے۔

س: دوسری قوموں اور مذاہب میں خوشیاں منانے اور دین حق میں خوشیاں منانے میں کیا فرق ہے؟

ج: دوسری قوموں نے بھی اپنی خوشی منانے کے دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان میں ایسے اجتماع کا رنگ نہیں ہے جیسا کہ دین حق نے عید کے دن میں اجتماع کا دن رکھا ہے پھر صرف یہی نہیں بلکہ جیسا کہ میں نے کہا بعض پابندیوں کی حامل ہیں اور انسان کی زندگی کا حقیقی مقصد سامنے رکھتے ہوئے منانے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے۔

س: ہماری عید کی خصوصیت کیا ہے؟

ج: ہماری عید کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں عید کی نماز اور خطبے میں شامل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور نماز اور عید کے خطبے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں لوگ عید کے دن خوشی منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں مل جل کر اپنی رونق کے پروگرام بنائیں وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوئے ہیں پس دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور لہو ولعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کا حصہ ہے عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔ یاد رکھیں کہ ہم نے عید کی خوشیوں میں نہ ہی خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے پس ہماری عید صرف لہو ولعب کی نہیں بلکہ وہ حقیقی عید ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے والی ہے۔

س: ہماری جماعت کو جماعت بننے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

ج: ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شئے پر مقدم رکھے فرمایا بہت سی ریاکاریوں اور بے ہودہ باتوں سے انسان تباہ ہوجاتا ہے۔

س: نفسانی اغراض سے بچنے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

ج: نفسانی اغراض سے بچنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کے فائدے کے لئے اس حد تک نہ چلے جاؤ کہ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے سچائی کو چھوڑ دو اور حرام کو حلال کرنے لگ جاؤ بلکہ فرمایا کہ ان حدود کا تم کو خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں اگر ایک چیز مثلاً ایک صاحب ثروت کے لئے حاصل کرنا آسان ہے اور وہ حلال بھی ہے تو وہ تو بے شک حاصل کرے، کرسکتا ہے آسانی سے لیکن اگر ایک ایسا شخص جس کو توفیق نہیں یا اس کی آمد اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ اس چیز کو حاصل کرسکے لیکن اس کا لالچ غلط ذریعے سے آمد پیدا کر کے بھی اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنی غلط خواہشات کی تکمیل کے لئے ان کی تسکین کے لئے کوئی قرض لے کر اپنے آپ پر بوجھ ڈال کر اور ساری عمر اس قرضے میں دبے رہ کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ باتیں پھر نفس کی اغراض کا حاوی ہونا ہے اسی طرح اور دوسری برائیاں ہیں معمولی برائیاں بھی اور بڑی برائیاں بھی یہ سب جب انسان اللہ تعالیٰ کو بھول کر کرتا ہے تو نفس کے اغراض کا حاوی ہونا کہلاتا ہے یہ۔

س: حضرت مسیح موعود کا فرمان ''ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔'' اس کا کیا مطلب ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ ''ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے'' ہر فرد جماعت کے لئے توجہ طلب ہے جماعت افراد سے بنتی ہے اور جب تک افراد جماعت کی اصلاح نہ ہو جماعت بحیثیت مجموعی مکمل طور پر اصلاح یافتہ نہیں کہلاسکتی جماعت میں بھی خامیاں نظر آجاتی ہیں پس ہم اس بات پر خوش نہیں ہوسکتے کہ ہم میں سے اکثر خدا تعالیٰ کو اپنی اغراض پر مقدم کرنے والے ہیں ایک محاورہ ہے کہ ایک گندی مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے چند کی برائیاں بھی بعض دفعہ جماعت کی مجموعی حیثیت اور نام کو بدنام کر دیتی ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو۔ اگر غور کریں تو ہماری ذاتی برائیاں حضرت مسیح موعود کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے مخالفین ہماری طرف انگلیاں اٹھائیں گے کہ مہدی نے آکر تو انقلاب لانا تھا، نفسوں کو پاک کرنا تھا ہمیں بتاؤ کہ اس بیعت نے تم میں کون سا انقلاب پیدا کر دیا۔ پس ایک فرد جماعت کا غلط فعل نہ صرف جماعت کی بنیاد کو ہلا دیتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر بھی حرف آتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں سے کیا توقعات رکھتے تھے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر ایک مجلس میں فرمایا ''نرا زبان سے بیعت کا اقرار کر لینا کچھ چیز نہیں بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ'' آپ نے صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ عبداللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئیں۔ پس جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے اس کو وفا کے ساتھ پورا کریں جو لوگ دوسروں کے غلط نمونے پیش کرتے ہیں وہ کبھی وفادار اور سچے ثابت نہیں ہوسکتے بلکہ فرمایا کہ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں۔

س: یہ جماعت کس واسطے قائم ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! یہ جماعت اس واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری میں ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے چاہیے کہ رفقاء کی زندگی کو دیکھو رفقاء کی زندگی کیا تھی انہوں نے تو اپنی عبادتوں کے بھی وہ معیار قائم فرمائے جو ہمارے لئے نمونہ ہیں نہ صرف فرض عبادتیں ادا کرنے والے تھے بلکہ نوافل کا بھی بڑا اہتمام کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی حالت تھی تو ایسی اعلیٰ معیار کی کہ انسان حیران رہ جاتا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بارے میں روایت میں آتا ہے کہ آپ نے کاروبار شروع کیا تو ایسی برکت پڑی اس میں کہ خود فرماتے تھے کہ میں جس چیز میں ہاتھ ڈالتا ہوں اس میں اللہ تعالیٰ ایسی برکت ڈالتا ہے جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا مٹی بھی سونا بن جاتی ہے بے انتہا دولت آپ کو اللہ تعالیٰ نے دی لیکن اس دولت نے آپ سے کیا اظہار کروائے کیا دنیاداروں کا اظہار تھا ایک دن آپ روزے سے تھے جب افطاری کے وقت آپ کے لئے دسترخوان لگایا گیا تو بے شمار نعمتیں دیکھ کر رونے لگ گئے اور اسلام کے ابتدائی زمانے کو یاد کرنے لگے کہ جب مسلمانوں پر کئی کئی دن فاقے گزرتے تھے اور خود ان کی اپنی یہ حالت تھی لیکن اب بے شمار نعمتیں ان کے دسترخوان پر پڑی تھیں اس نے ان کو رلا دیا ان صحابہ کی قربانیاں یاد آنے لگیں۔ جب جنگوں میں شہید ہوتے تھے تو ان کے لئے کفن بھی مہیا نہیں ہوسکتا تھا جو چادر میسر تھی وہ اتنی چھوٹی کہ سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہوجاتے تھے پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا پس یہ وہ نمونے ہیں۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کشائش پیدا ہونے پر اپنے پہلے وقت کو اس طرح یاد رکھتے ہیں کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے کشائش پیدا ہونے پر اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں اگر ہماری زندگی کے معیار کا بہترین ہونا ہماری مالی حالت کا بہتر ہونا ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار اور اس کا سچا عابد نہیں بناتا تو پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم نے میری بیعت میں آکر اس مقصد کو پورا نہیں کیا جس کی تم سے توقع تھی۔

س: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی مالی قربانی کا واقعہ لکھیں؟

ج: فرمایا! ایک دفعہ سات سو اونٹوں پر مدینے میں غلہ اور دوسرے سامان سے لدا ہوا قافلہ آیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے وہ تمام سامان اونٹوں سمیت خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا لیکن کیا اس قربانی نے ان کے مال میں کچھ کمی کی یا انہوں نے سمجھا کہ اب میں نے بہت قربان کر دیا ہے سب کچھ کافی ہے نہیں بلکہ پھر بھی وہ قربانیاں کرتے رہے اور مال کی بڑھوتری، اللہ تعالیٰ کی دین کا یہ حال تھا کہ کہا جاتا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کروڑوں کی جائیداد تھی اور مال تھا۔

س: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کاروبار کے ساتھ عبادت کا حق کیسے ادا کرتے اور ہمیں اس سے کیا سبق حاصل کرنا چاہیے؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ ان کو ہر معاملے میں مقدم تھا آپ کی نمازوں اور نوافل میں خاص خشوع ہوا کرتا تھا کہا جاتا ہے کہ ظہر سے قبل بھی نفل کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اذان کی آواز سن کر مسجد کی طرف روانہ ہوتے تھے ایک کاروباری آدمی کے لئے یہ بڑا مشکل کام ہے کیونکہ دن کے اس حصے میں اکثر کاروبار ہوتے ہیں لیکن آپ نے اپنے رات کے نفلوں اور دن کے نفلوں کو اپنی دنیاوی خواہشات اور کاروبار پر حاوی نہیں ہونے دیا آج اس معیار کے امیر اگر جماعت میں ہیں بھی بلکہ بہت کم معیار کے امیر بھی جو ہیں وہ بھی نفل تو دور کی بات ہے ظہر کی نماز کے لئے بھی وقت مشکل سے نکالتے ہیں اور جو نماز پڑھ بھی لیں وہ بھی اس طرح ہوتی ہے کہ جس طرح کوئی بوجھ اتارا ہو پس چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔

س: دین حق کے درخت کی سرسبز شاخ کیسے بنا جاسکتا ہے؟

باقی صفحہ 7 پر

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی

(تحریر فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہمارے ہادی اور راہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین ہو کر آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کُل دنیا کے لئے اُسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اس لئے آپ نے ہمارے لئے جو نمونہ قائم کیا وہی سب سے درست اور اعلیٰ ہے اور اس قابل ہے کہ ہم اس کی نقل کریں۔ آپ نے اپنے طریق عمل سے ہمیں بتایا ہے کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں ان کو دبانا تو کسی طرح جائز ہی نہیں بلکہ ان کو تو ابھارنا چاہئے اور جو جذبات ایسے ہوں کہ ان سے گناہوں اور بدیوں کی طرف توجہ ہوتی ہو ان کا چھپانا نہیں بلکہ ان کا مارنا ضروری ہے۔ پس اگر تکلّف سے بعض ایسی باتیں نہیں کرتے جن کا کرنا ہمارے دین اور دنیا کے لئے مفید تھا تو ہم غلط کار ہیں اور اگر وہ باتیں جن کا کرنا دین (حق) کے رُو سے ہمارے لئے جائز ہے صرف تکلّف اور بناوٹ سے نہیں کرتے، ورنہ در اصل ان کے شائق ہیں، تو یہ نفاق ہے اور اگر لوگوں کی نظروں میں عزت وعظمت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں تو یہ شرک ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا ایک بھی نمونہ نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو کہ آپ نے ان تینوں اغراض میں سے کسی کے لئے تکلّف یا بناوٹ سے کام لیا بلکہ آپ کی زندگی نہایت سادہ اور صاف معلوم ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی عزت کو لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں سمجھتے تھے بلکہ عزت وذلت کا مالک خدا کو ہی سمجھتے تھے۔

جو لوگ دین کے پیشوا ہوتے ہیں انہیں یہ بہت خیال ہوتا ہے کہ ہماری عبادتیں اور ذکر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوں اور خاص طور پر تصنّع سے کام لیتے ہیں تا لوگ نہایت نیک سمجھیں۔ اگر مسلمان ہیں تو وضو میں خاص اہتمام کریں گے اور بہت دیر تک وضو کے اعضاء کو دھوتے رہیں گے اور وضو کے قطروں سے پرہیز کریں گے، سجدہ اور رکوع لمبے لمبے کریں گے، اپنی شکل سے خاص حالت خشوع و خضوع ظاہر کریں گے اور خوب وظائف پڑھیں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ سب سے اَتقیٰ اور اَورَع تھے اور آپ کے برابر خشیت اللہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا مگر باوجود اس کے آپ ان سب باتوں میں سادہ تھے اور آپ کی زندگی بالکل ان تکلّفات سے پاک تھی۔

## بچہ کے رونے پر نماز میں جلدی

ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں بعض دفعہ نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کو لمبا کردوں مگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو اپنی نماز کو اس خوف سے کہ کہیں میں بچہ کی ماں کو مشقت میں نہ ڈالوں، نماز مختصر کر دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الاذان باب مَنْ اَخَفَّ الصَّلوٰۃ عِنْدَ بُکَاءِ الصَّبِیِّ)

کس سادگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم بچے کی آواز سن کر نماز میں جلدی کر دیتے ہیں۔ آج کل کے صوفیاء تو ایسے قول کو شائد اپنی ہتک سمجھیں کیونکہ وہ تو اس بات کے اظہار میں اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ ہم نماز میں ایسے مست ہوئے کہ کچھ خبر ہی نہیں رہی اور گو پاس ڈھول بھی بجتے رہیں تو ہمیں کچھ خیال نہیں آتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تکلّفات سے بَری تھے۔ آپ کی عظمت خدا تعالیٰ کی دی ہوئی تھی، نہ کہ انسانوں نے آپ کو معزز بنایا تھا۔ یہ خیال وہی کر سکتے ہیں جو انسانوں کو اپنا عزت دینے والا سمجھتے ہوں۔

## جوتیوں سمیت نماز پڑھنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتیوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہاں پڑھ لیتے تھے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ فی النعال)

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس طرح تکلّفات سے بچتے تھے۔ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ وہ (-) جو ایمان اور (دین) سے بھی ناواقف ہیں اگر کسی کو اپنی جوتیوں سمیت نماز پڑھتے دیکھ لیں تو شور مچا دیں اور جب تک کوئی ان کے خیال کے مطابق کُل شرائط کو پورا نہ کرے وہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لئے اُسوہ حسنہ ہیں آپ کا یہ طریق تھا بلکہ آپ واقعات کو دیکھتے تھے نہ تکلّفات کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے طہارت اور پاکیزگی شرط ہے۔ اور یہ بات قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ پس جو جوتی پاک ہو اور عام جگہوں پر جہاں نجاست کے لگنے کا خطرہ ہو پہن کر نہ گئے ہوں تو اس میں ضرورت کے وقت نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں اور آپ نے ایسا کر کے اُمّتِ محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا کہ انہیں آئندہ کے لئے تکلّفات اور بناوٹ سے بچا لیا۔ اس اُسوہ حسنہ سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جو آج کل ان باتوں پر جھگڑتے ہیں اور تکلّفات کے شیدا ہیں۔ جس فعل سے عظمت الٰہی اور تقویٰ میں فرق نہ آئے، اس کے کرنے پر انسان کی بزرگی میں فرق نہیں آ سکتا۔

## بن بلائے مہمان کے لئے اجازت طلب کرنا

حضرت ابو مسعود الانصاریؓ سے روایت ہے:

آپ نے فرمایا کہ ایک شخص انصار میں تھا اس کا نام ابو شعیب تھا اور اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا۔ اسے اس نے حکم دیا کہ تُو میرے لئے کھانا تیار کر کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار اور آدمیوں سمیت کھانے کے لئے بلاؤں گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہلا بھیجا کہ حضورؐ کی اور چار اور آدمیوں کی دعوت ہے۔ جب آپؐ اس کے ہاں چلے تو ایک اور شخص بھی ساتھ ہو گیا۔ جب آپ اس کے گھر پر پہنچے تو اس سے کہا کہ تم نے ہمیں پانچ آدمیوں کو بلایا تھا اور یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آ گیا ہے۔ اب بتاؤ کہ اسے بھی اندر آنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ہے۔ تو آپؐ اس کے سمیت اندر چلے گئے۔

(بخاری کتاب الاطعمة باب الرجل يتكلف الطعام لاخوانه)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس طرح بے تکلّفی سے معاملات کو پیش کر دیتے۔ شائد آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو چُپ ہی رہتا۔ مگر آپ دنیا کے لئے نمونہ تھے اس لئے آپ ہر بات میں جب تک خود عمل کر کے نہ دکھاتے، ہمارے لئے مشکل ہوتی۔ آپ نے اپنے عمل سے بتا دیا کہ سادگی ہی انسان کے لئے مبارک ہے اور ظاہر کر دیا کہ آپ کی عزت تکلّفات یا بناوٹ سے نہیں تھی اور نہ آپ ظاہری خاموشی یا وقار سے بڑا بننا چاہتے تھے بلکہ آپ کی عزت خدا کی طرف سے تھی۔

## گھر کے اخراجات میں سادگی

آپ کی زندگی بھی نہایت سادہ تھی اور وہ اسراف اور غلو جو امراء اپنے گھر کے اخراجات میں کرتے ہیں آپ کے ہاں نام کو نہ تھا بلکہ ایسی سادگی سے زندگی بسر کرتے کہ دنیا کے بادشاہ اسے دیکھ کر ہی حیران ہو جائیں اور اس پر عمل کرنا تو الگ رہا یورپ کے بادشاہ شائد یہ بھی نہ مان سکیں کہ کوئی ایسا بادشاہ بھی تھا جسے دین کی بادشاہت بھی نصیب تھی اور دنیا کی حکومت بھی حاصل تھی مگر پھر بھی وہ اپنے اخراجات میں ایسا کفایت شعار اور سادہ تھا اور پھر بخیل نہیں بلکہ دنیا نے آج تک جس قدر سخی پیدا کئے ہیں ان سب سے بڑھ کر سخی تھا۔

## امراء کی حالت

جن کو اللہ تعالیٰ مال و دولت دیتا ہے ان کا حال لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ غریب سے غریب ممالک میں بھی نسبتاً امراء کا گروہ موجود ہے۔ حتیٰ کہ جنگلی قوموں اور وحشی قبیلوں میں بھی کوئی نہ کوئی طبقہ امراء کا ہوتا ہے اور ان کی زندگیوں میں اور دوسرے لوگوں کی زندگیوں میں جو فرق نمایاں ہوتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً جن قوموں میں تمدّن بھی ہوا ان میں تو امراء کی زندگیاں ایسی پُرعیش و عشرت ہوتی ہیں کہ ان کے اخراجات اپنی حدود سے بھی آگے نکل جاتے ہیں۔

## عرب سرداروں کی حالت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بھی فخر وخیلاء میں خاص طور پر مشہور تھی اور حشم وخدم کو مایۂ ناز جانتی تھی۔ عرب سردار باوجود ایک غیر آباد ملک کے باشندہ ہونے کے بیسیوں غلام رکھتے اور اپنے گھروں کی رونق کے بڑھانے کے عادی تھے۔

## عرب کی دو ہمسایہ قوموں کے بادشاہوں کی حالت

عرب کے اردگرد دو قومیں ایسی بستی تھیں کہ جو اپنی طاقت و جبروت کے لحاظ سے اس وقت کی کل معلومہ دنیا پر حاوی تھیں۔ ایک طرف ایران اپنی مشرقی شان وشوکت کے ساتھ اپنے شاہانہ رُعب و داب کو کُل ایشیا پر قائم کئے ہوئے تھا تو دوسری طرف روم اپنے مغربی جاہ و جلال کے ساتھ اپنے حاکمانہ دست تصرّف کو افریقہ اور یورپ پر پھیلائے ہوئے تھا اور یہ دونوں ملک عیش وطرب میں اپنی حکومتوں کو کہیں پیچھے چھوڑ چکے تھے اور آسائش و آرام کے ایسے ایسے سامان پیدا ہو چکے تھے کہ بعض باتوں کو تو اب اس زمانہ میں بھی کہ آرام و آسائش کے سامانوں کی ترقی کمال درجہ کو پہنچ چکی ہے، نگاہِ حیرت سے دیکھا جاتا ہے۔ دربار ایران میں شاہان ایران جس شان وشوکت کے ساتھ بیٹھنے کے عادی تھے اور اس کے گھروں میں جو کچھ سامان طرب جمع کئے جاتے تھے اسے شاہ نامہ کے پڑھنے والے بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں اور جنہوں نے تاریخوں میں ان سامانوں کی تفصیلوں کا مطالعہ کیا ہے وہ تو اچھی طرح سے ان کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ دربار شاہی کے قالین میں بھی جواہرات اور موتی ٹنکے ہوئے تھے اور باغات کے نقشہ کو زمرّدوں اور موتیوں کے صرف سے تیار کر کے میدان دربار کو شاہی باغوں کا مماثل بنا دیا جاتا تھا۔ ہزاروں خدام اور غلام شاہ ایران کے ساتھ رہتے اور ہر وقت عیش و عشرت کا بازار گرم رہتا تھا۔

رومی بادشاہ بھی ایرانیوں سے کم نہ تھے اور وہ اگر ایشیائی شان وشوکت کے شیدا نہ تھے تو مغربی آرائش و زیبائش کے دلدادہ ضرور تھے۔ جن لوگوں نے رومیوں کی تاریخ پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ رومیوں کی حکومتوں نے اپنی دولت کے ایام میں دولت کو کس کس طریق پر خرچ کیا ہے۔

پس عرب جیسے ملک میں پیدا ہو کر جہاں دوسروں

کو غلام بنا کر حکومت کرنا فخر سمجھا جاتا تھا اور جو روم و ایران جیسی مقتدر حکومتوں کے درمیان واقع تھا کہ ایک طرف ایرانی عیش و عشرت اسے لبھا رہی تھی تو دوسری طرف رومی زیبائش و آرائش کے سامان اس کا دل اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بادشاہ عرب بن جانا اور پھر ان باتوں میں سے ایک سے بھی متاثر نہ ہونا اور روم و ایران کے دام تزویر سے صاف بچ جانا اور عرب کے بت کو مار کر گرا دینا، کیا یہ کوئی ایسی بات ہے جسے دیکھ کر پھر بھی کوئی دانا انسان آپؐ کے پاکبازوں کے سردار اور طہارت النفس میں کامل نمونہ ہونے میں شک کر سکے؟ نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا۔

## گھر کا کام خود کرنا

علاوہ اس کے آپ کے اردگرد بادشاہوں کی زندگی کا نمونہ تھا وہ ایسا نہ تھا کہ اس سے آپ وہ تاثرات حاصل کرتے جن کا اظہار آپ کے اعمال کرتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا درجہ دے دیا تھا کہ اب آپ تمام مخلوقات کے مرجع افکار ہو گئے تھے اور ایک طرف روم آپ کی بڑھتی ہوئی طاقت کو اور دوسری طرف ایران آپ کے ترقی کرنے والے اقبال کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور دونوں متفکر تھے کہ اس سیلاب کو روکنے کے لئے کیا تدبیر اختیار کی جائے اس لئے دونوں حکومتوں کے آدمی آپ کے پاس آتے جاتے تھے اور ان کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ شروع تھا۔ ایسی صورت میں بظاہر ان لوگوں پر رعب قائم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ آپ بھی اپنے ساتھ ایک جماعت غلاموں کی رکھتے اور اپنی حالت ایسی بناتے جس سے وہ لوگ متاثر اور مرعوب ہوتے مگر آپ نے کبھی ایسا نہ کیا۔ غلاموں کی جماعت تو الگ رہی گھر کے کام کاج کے لئے بھی کوئی نوکر نہ رکھا اور خود ہی سب کام کر لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ اپنے اہل کی مہنت کرتے تھے۔ یعنی خدمت کرتے تھے۔ پس جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کے لئے باہر چلے جاتے تھے۔

(بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃ اہلہ فاقیمت الصلوٰۃ فخرج)

اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کس سادگی کی زندگی بسر فرماتے تھے اور بادشاہت کے باوجود آپ کے گھر کا کام کاج کرنے والا کوئی نوکر نہ ہوتا بلکہ آپ اپنے خالی اوقات میں خود ہی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ مل کر گھر کا کام کاج کروا دیتے۔ اللہ اللہ کیسی سادہ زندگی ہے، کیا بے نظیر نمونہ ہے، کیا کوئی انسان بھی ایسا پیش کیا جا سکتا ہے جس نے بادشاہ ہو کر یہ نمونہ دکھایا ہو کہ اپنے گھر کے کام کے لئے ایک نوکر بھی نہ ہو۔ اگر کسی نے دکھایا ہے تو وہ بھی آپ کے خدام میں سے ہوگا۔ کسی دوسرے بادشاہ نے جو آپؐ کی غلامی کا فخر نہ رکھتا ہو یہ نمونہ کبھی نہیں دکھایا۔ ایسے بھی مل جائیں گے جنہوں نے دنیا سے ڈر کر اسے چھوڑ ہی دیا۔ ایسے بھی ہوں گے جو دنیا میں پڑے اور اُسی کے ہو گئے۔ مگر یہ نمونہ کہ دنیا کی اصلاح کے لئے اس کا بوجھ اپنے کندھوں پر بھی اٹھائے رکھا اور ملکوں کے انتظام کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھی مگر پھر بھی اس سے الگ رہے اور اس سے محبت نہ کی اور بادشاہ ہو کر فقر اختیار کیا۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خدّام کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتی۔ جن لوگوں کے پاس کچھ تھا ہی نہیں وہ اپنے رہنے کے لئے مکان بھی نہ پاتے تھے اور دشمن جنہیں کہیں چین سے نہیں رہنے دیتے تھے کبھی کہیں اور کبھی کہیں جانا پڑتا تھا ان کے ہاں کی سادگی کوئی اعلیٰ نمونہ نہیں۔ جس کے پاس ہو ہی نہیں اس نے شان و شوکت سے کیا رہنا ہے۔ مگر ملک عرب کا بادشاہ ہو کر لاکھوں روپیہ اپنے ہاتھ سے لوگوں میں تقسیم کر دینا اور گھر کا کام کاج بھی خود کرنا یہ وہ بات ہے جو اصحاب بصیرت کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے بغیر نہیں رہ سکتی۔

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 517 تا 523)

☆.........☆.........☆

مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت درویش

# ایک درویش کے واقعات اور تجربات

## قبول احمدیت سے پہلے احمدی

میرے والد صاحب حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے قادیان سے واپس ہرسیاں آئے تو اپنے والد صاحب کو بیعت کی خبر دینے میں جھجک محسوس ہوئی۔ میرے دادا جان کا نام سندھی خان تھا۔ ایک دن ڈرتے ڈرتے بات کی تمہید کے طور پر کہا، سنا ہے قادیان میں کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

دادا جان نے فوراً جواب دیا:

''اگر ایسا ہوا ہے تو بالکل صحیح ہے دنیا کی ہوا کہہ رہی ہے کہ مہدی کا آنا ضروری ہے۔''

ابا جان نے پوچھا کہ آپ کو کیسے اندازہ ہوا؟

جواب دیا ''چیونٹیوں کو بارش کا اندازہ ہوا سے ہو جاتا ہے اور وہ اپنے انڈے سنبھالنے لگتی ہیں۔ پورب کی ہوا چلتی ہے تو میں اپنا سامان سمیٹنے لگتا ہوں۔ مجھے موسم کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب بارش ہوگی۔ تو کیا میں اتنا نہیں سمجھ سکتا کہ زمانے کی ہوا گندی ہوگئی ہے اہل حق صرف نام کے رہ گئے ہیں نماز تک کی ہوش نہیں۔ مجھے نماز پڑھنے کے لئے گاؤں سے نصف میل دور ایک جوہڑ کے کنارے اینٹوں کی چھوٹی سی بیت میں جانا پڑتا ہے۔ جو خود میں نے بنائی ہے۔ اس میں اکیلا ہی نماز پڑھتا ہوں۔ اس حالت کو دیکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ یہی وقت مہدی کی آمد کا ہے''۔

میں دل میں خوش ہوا کہ اب مناسب موقع پر بتا دوں گا مگر اس بات کے جلدی بعد میرے دادا جان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت ابا جان نے حضرت اقدس مسیح موعود کو اپنے والد صاحب کے انتقال کی خبر دی۔ حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ

میاں فضل محمد کیا انہوں نے ہمارا پیغام سنا تھا؟ ایمان لائے تھے؟ ابا جان نے ساری تفصیل بتا دی۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔

''وہ احمدی تھے انہوں نے ہمیں مانا تھا آؤ ہم ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔''

حضرت اقدس کی امامت میں اس وقت موجود رفقاء کرام نے میرے دادا کی نماز جنازہ پڑھی۔

## ایک دلچسپ واقعہ

میری عمر بیس بائیس سال ہوگی ہم نے صدر انجمن احمدیہ کے باغ جس کو ہم کمیٹی والا باغ کہا کرتے تھے۔ جو کالج کے مغرب اور جنوب مغرب میں واقع ہے میں پھالہ خرید لیا۔ اس زمانے میں حضرت نواب محمد علی صاحب نے ہرن کا ایک بچہ پال رکھا تھا۔ کبھی اس کو باندھ دیتے کبھی کھلا رکھتے وہ سارے شہر میں گھومتا پھرتا بڑا خوبصورت لگتا سب اس سے کھیلتے شام کو واپس گھر آجاتا جب بڑا ہو گیا تو رنگین کپڑوں کی طرف لپکتا۔ یہ تو ہرن کا تعارف تھا واقعہ یہ ہوا کہ ہمارا گھوڑا حضرت موصوف کے باغ میں چلا گیا اور کچھ نقصان بھی کیا۔ مالی نے ناراض ہو کر گھوڑے کو پکڑ کر باندھ لیا۔ خدا تعالیٰ نے ہماری مدد کی ورنہ آخر ندامت ہوتی گو وہ کچھ نہ کہتے مگر شرم تو آتی۔ ہوا ایسا کہ ہرن ہمارے پھالہ میں آکر چرنے لگا کچھ نقصان بھی کیا مجھے شرارت سوجھی میں رنگ دار کپڑا اوڑھ کر پھالے میں جا کر بیٹھ گیا ہرن نے دیکھا تو سر ہلانا شروع کیا جیسے بھنگڑا ڈالتے ہیں اور میری طرف بڑھنا شروع کیا جونہی وہ میرے قریب آیا میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ لئے اس نے اٹھا کر مجھے پیچھے پھینکا خود بھی گرا میں نے پھرتی سے اٹھ کر اس کے سینگ پکڑ لئے۔ بہت نوکیلے سینگ تھے مگر میں نے پکڑ کر زمین میں گاڑے رکھے اور دیکھنے والوں سے رسہ لانے کو کہا۔ پھر اس کے گلے میں رسہ ڈال کر درخت سے باندھ دیا جب نواب صاحب کے مالی کو خبر ہوئی کہ ہرن پھالہ خراب کرتا ہوا پکڑا گیا تو اس نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ ہم نے ہرن کو چھوڑ دیا۔

## بچے کے علاج کا واقعہ

ایک دفعہ ربوہ پہنچا تو عزیز باسط جو جامعہ احمدیہ کا طالب علم تھا شدید بیمار تھا۔ سب گھرانے والے سراسیمگی کے عالم میں تھے۔ میں ہسپتال گیا۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے جو دوا لکھ کر دی تھی وہ مہنگی تھی۔ میری سادہ حالت دیکھ کر ڈیوٹی پر موجود صاحب پرے پرے کرنے لگے میں بے بسی سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ سخت فکرمندی کی حالت تھی اتنے میں میاں لال دین صاحب سنار کہیں سے آنکلے اور آ کر گرمجوشی سے ملے اور پوچھنے لگے آپ قادیان سے کب آئے۔ تب وہی صاحب سر اٹھا کر مجھے دیکھنے لگے اور پھر سر جھکا لیا یوں معلوم ہوتا تھا کہ قادیان کے ایک درویش سے بے اعتنائی برتنے پر ان کو اس قدر پشیمانی ہوئی ہے گویا کسی نے ان کا سارا خون نچوڑ لیا ہو۔ میرے ہاتھ سے پرچی لی اور کہا بارہ بجنے والے ہیں میں آپ کے ساتھ آپ کے بچے کو دیکھنے آپ کے گھر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی، مسافرت اور ذرائع آمد مفقود ہونے پر رحم کھایا۔ ڈاکٹر صاحب نے توجہ سے دیکھا اور ایک خون ٹیسٹ لکھ کر دیا اور کہا جب صبح ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آئیں گے تو مشورہ کر کے علاج شروع کیا جائے گا۔ میں نے عاجزی سے عرض کی کہ بچے کی حالت خراب ہے آپ دیر نہ کریں نسخہ تحریر کر دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا بیماری شدید ہے اس کی دوا خرید نہ سکیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹائیفائیڈ ہے اس کی دوا بہت مہنگی ہوتی ہے۔ آپ میں طاقت نہیں۔ میں نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ آپ دوا تحریر تو کریں۔ کل کس نے دیکھا ہے بچے کی حالت ٹھیک نہیں۔ دوا لکھ کر دی اور بتایا کہ یہ پندرہ روپے کی آئے گی وہ بھی چنیوٹ سے۔ ہاں ہوسکتا ہے ہسپتال کے ایک کارکن کے پاس ہو آپ فلاں صاحب سے پتہ کر لیں۔ اس مہربان نے دو خوراکیں دے دیں میں نے وعدہ کیا کہ ان کی قیمت یا چار کیپسول میں کل تک آپ کو واپس کر دوں گا۔ اللہ کے حضور بے بسی سے دعا کر کے دوا شروع کروائی گھر میں صرف دس روپے تھے وہ لئے، ایک بچی نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا ابا جی دو روپے میرے پاس ہیں وہ بھی لے لیں کل بارہ روپے لے کر چنیوٹ گیا۔ دوا دکان میں تھی مگر چودہ روپے کی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ دو روپے کل دے دوں گا مگر کیمسٹ ایک اجنبی کی بات پر اعتبار کرنے کو تیار نہ تھا۔ اب دیکھئے اس مایوسی میں خدا تعالیٰ کیسے مدد کرتا ہے۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے بڑے بھائی) ادھر سے گزر رہے تھے مجھے دیکھا تو پوچھا بھائی جی آپ یہاں کہاں؟ محترم صوفی صاحب بہت ملنسار، نیک بخت اور دیندار انسان تھے بے تکلفی سے باتیں کرنے لگے میں نے اپنا مسئلہ بتایا کہ دو روپے کی ضمانت کی ضرورت ہے۔ کیمسٹ ہمیں دیکھ رہا تھا فوراً کہنے

لگا۔ نہیں اب آپ دوا لے جائیں۔ سارا راستہ بیقراری سے درود شریف اور دعائیں پڑھتا ہوا گھر داخل ہوا تو اللہ کی رحمت پر نثار ہوگیا۔ بیمار کی حالت بہت بہتر تھی۔ صبح ڈاکٹر صاحب کو بتایا تو کہا یہ درویش کا معجزہ ہے ورنہ جو حالت تھی وہ نہ میرے بس کی تھی نہ آپ کے۔ اب یہ بھی بتا دوں کہ اگلے دن روپے کا انتظام کیسے ہوگیا۔ ایک ساتھی طالب علم آئے اور میرے بیٹے سے کہا میرے پاس دس روپے ہیں اپنے پاس رکھ لیں میں بعد میں لے لوں گا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے بچے کو شفا عطا فرمائی اور عزت نفس بھی مجروح نہ ہوئی۔

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں<br>
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

## پانی اور آگ مل گئی

ایک اور دعوت الی اللہ کے ٹرپ کا دلچسپ واقعہ یوں ہے کہ علاقہ مکیریاں کے قول پور چھنیاں میں ایک ماہ کے لئے وقف کیا۔ ایک احمدی بھائی نے ایک کمرہ ہمیں دے دیا۔ ہم دن بھر پھرتے پھراتے رہتے دعوت الی اللہ کرتے رات کو کھانا پکا لیتے۔ آرام کرتے اور پھر صبح وہی معمول رہتا۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ دور نکل گئے واپسی میں دیر ہو گئی اور بارش بھی ہوگئی کھانا پکانے کے لئے جو لکڑی اور اپلے (پاتھیاں) تھے وہ بھی کوئی اٹھا کر لے گیا۔ پانی بھرنے گئے تو گاؤں کے واحد کنوئیں سے سب پانی بھرنے کے بعد لَجّ (رسی معہ ڈول) اتار کر لے جا چکے تھے ہم اپنا سا منہ لے کر واپس آ گئے۔ آخر ایک لوٹا پانی جو کمرے میں تھا اس سے دال چاول دھو کر اور ایک اپلہ جو باقی رہا تھا جلا کر کھچڑی چڑھا دی اور دل میں دعا کی کہ بغیر مادے کے سب کچھ پیدا کرنے والے میرے ربّ! ہماری مدد کو آ۔ ابھی اپنے رب سے بات کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر ماشکی (سقّہ) آیا۔ گاؤں والوں کو برا بھلا کہا اور کہا کہ جب تک آپ ادھر ہیں میں خود پانی پہنچاؤں گا۔ لطف کی بات یہ تھی کہ یہی ماشکی پہلے ہمیں پانی دینے سے انکار کر چکا تھا۔ اب سنیئے آگ کی ضرورت رب کریم نے کیسے پوری کی۔ ایک بچی ایک ڈھکنے پر بڑا سا اپلا رکھ کر لائی اور کہا میری ماں کہتی ہے تھوڑی سی آگ دے دیں۔ میں حیران ہوا کہ یہ تو پہلا مادہ ہی مانگنے آگئی۔ اتنے میں اس کے باپ نے دور سے آواز دی۔ مولوی صاحب اس کو آگ نہ دینا۔ دیا سلائی دے دینا ورنہ راستے میں کپڑے جلا لے گی۔ اپلا بھی وہیں رکھ لیں۔ میں نے سجدہ شکر ادا کیا اپلا چولہے میں رکھا۔ تھوڑی دیر میں کھچڑی تیار ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کھائی کبھی بظاہر حقیر چیز بھی حقیقی حمد و شکر کا سامان بن جاتی ہے۔

ایک دفعہ راستے میں ایک کشمیری مولوی صاحب کو آتے دیکھا سوچا انہیں دعوت الی اللہ کرنی چاہیے پاس جا کر سلام عرض کیا اور خیریت پوچھی۔ مولوی صاحب نے وعلیکم السلام کہا اور کہا کہ بالکل خیریت سے ہیں میں نے عرض کی آپ اردو بول سکتے ہیں؟ بڑی رواں اردو میں جواب دیا کہ میں تو اردو بالکل نہیں بول سکتا۔ مجھے بہت ہنسی آئی کہ اردو میں بات کرتے ہوئے کہتا ہے اردو نہیں بول سکتا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں دراصل آپ سے جان بچانے کے لئے ایسا کہہ رہا تھا۔ بہرحال اس کو دعوت الی اللہ کی گئی جس کا اس پر کافی اثر ہوا۔

## تاشقند میں دعوت الی اللہ

میں ایک عارضی وقف کے دوران سری نگر میں تھا۔ وہاں سرکاری طور پر ایک نمائش کا اہتمام تھا اتنی بڑی نمائش پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ بہت بڑے رقبے پر سٹال لگے تھے خوب روشنیوں کا انتظام تھا۔ وہاں تین مسلمان ملے جو مختلف لباس میں تھے میں نے سلام دعا کر کے بات شروع کر دی۔ میری باتوں پر نوعمر لڑکے نے توجہ دی سن رسیدہ سنی ان سنی کر کے آگے چل دیئے۔

میں نے اس نوعمر لڑکے کو دعوت الی اللہ کی تو انہوں نے مجھے سر سے پاؤں تک دیکھا اور کہا۔ آپ نے بات ایسی طرز سے پیش کی ہے جو ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ آپ کل ہماری سرائے میں آئیں تو انہوں نے ایک خوبصورت کارڈ جس پر سری نگر کا پتہ لکھا ہوا تھا میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ آپ کل ضرور تشریف لائیں ہم آپ کا شدت سے انتظار کریں گے۔

اگلے دن میں نے کشتی کرائے پر لی۔ کشتی اس لئے لی کہ ایک تو ٹانگے کی نسبت سستی تھی دوسرے مجھے پانی میں سفر کرنا دلچسپ لگتا تھا۔ کشتی والے نے مجھے کارڈ پر درج پتے کے مطابق سرائے تاشقندی پر اتار دیا وہ ایک وسیع سرائے تھی جس میں سارا تاشقند کا مال آتا تھا۔ پھر وہاں سے محصول ادا کر کے باہر آتا تھا۔ سارا سٹاک وہاں ہونے کی وجہ سے کثرت سے تاجر آ جا رہے تھے بھیڑ سی لگی تھی۔ کوئی لانے والا کوئی خرید کر جانے والا میں نے گیٹ پر ٹکٹ دکھایا تو گیٹ کیپر نے ایک آدمی کو بلا کر مجھے ساتھ لے جانے کو کہا۔ خفیف سی تلاشی بھی ہوئی میرے پاس صرف ٹریکٹ تھا۔ وہ خوش پوش شخص مجھے ساتھ لے کر دوسری منزل پر جا رہا تھا راستے میں ایک خوش شکل وجیہہ باوقار شخص ملے جو غالباً سرائے کے انچارج تھے۔ مجھ سے پوچھا:

آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟

میں نے بتایا کہ ابھی تو فلاں محلے سے آیا ہوں لیکن رہنے والا قادیان کا ہوں اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور کہا کہ قادیان میں ایک شخص سے میرے دوستانہ تعلقات ہیں۔

میں نے نام پوچھا تو بتایا بشیرالدین محمود احمد۔

مجھے بہت خوشی ہوئی اس نے میرے امام کا نام عزت سے لیا تھا۔

جب میں اوپر والی منزل پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا کمرہ ہے جو تاشقندی نمدوں اور قالینوں سے خوب سجا ہوا ہے۔ کمرے میں تقریباً پندرہ آدمی موجود تھے جو میرے داخل ہونے پر تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور میرا تعارف ایک معمّر شخص سے کروایا۔ نمائش والا سارا قصہ دہرایا۔ گفتگو شروع ہوئی جو تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ بہت سنجیدہ لوگ تھے۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے۔ ایک صفت ان میں عجیب دیکھی اگر ان میں سے کسی کو باہر جانا ہوتا تو کسی دوسرے کو بلا کر اپنی جگہ پر بٹھاتا اور پھر جاتا اطمینان سے میری باتیں سنیں اور بڑے ادب سے کہا کہ ہم آپ کے دلائل کا کما حقہ جواب نہیں دے سکتے البتہ ہم تاشقند جا کر اپنے شہر کے علماء سے بات کریں گے۔ آپ کے استدلال سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔

میں نے واپس آ کر جب یہ رپورٹ مرکز میں ارسال کی تو ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ بے حد خوش ہوئے۔ فرمایا دیکھو اس نے بعض مربیان سے بڑھ کر کام کیا ہے۔ میاں عبدالرحیم صاحب سے خدا تعالیٰ نے زبردست دعوت الی اللہ کا کام لیا ہے اور اس کو خدا تعالیٰ نے ساری تاشقند میں احمدیت کی اشاعت کا موقع بہم پہنچا دیا۔ الحمدللہ سیّد صاحب نے مجھے گلے سے لگایا بہت مبارک باد دی اور حضور کی خوشنودی کا مژدہ سنایا۔ میں مسیح موعود کا ایک غلام اس خبر سے جس قدر خوش ہوا اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

## قبر سے روشنی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک خطبے میں فرمایا کہ جماعت کے نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کے لئے نکل جانا چاہئے۔ آپ کا انداز بیان اتنا جوش دلانے والا تھا کہ دو نوجوانوں نے بغیر وسائل کے روس جانے کا ارادہ کر لیا۔ ان میں سے ایک مجھے کشمیر میں ملے۔ میں دعوت الی اللہ کے لئے آسنور میں تھا میں نے احوال پوچھا تو بتایا کہ میرا نام عدالت خان ہے حضور کے خطبہ سے متاثر ہو کر پاپیادہ اللہ توکّل نکل کھڑے ہوئے روس کی سرحد پر اسمٰعیل صاحب تو نکل گئے میری بات نہ سنی دو دفعہ انکار ہو چکا ہے اب چند دن بعد تیسری دفعہ کوشش کروں گا۔ جب دو سال بعد دوبارہ جموں گیا تو نظر نہ آئے میں نے سمجھا روس جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے۔ میں نے دعوت الی اللہ کے دورے کے بعد واپسی کا سفر جموں کی طرف سے کرنے کی بجائے حویلیاں، مظفر آباد کی طرف سے کیا۔ دوستوں نے تنبیہہ بھی کی یہ راستہ پرخطر ہے۔ مگر مجھے دعوت الی اللہ، سیر اور دشوار گزار راستوں کا شوق تھا۔ سوپور، کپ درزہ، مقدردن، ہچہ مرگ دیووالی وغیرہ کی طرف سے سفر کیا۔ ہر جگہ اور راستے میں اور سفر کے ان گنت دلچسپ واقعات پیش آئے۔ ہچہ مرگ میں مجھے ایک مخلص احمدی دوست ملے جو سری نگر میں آشنا ہوئے تھے۔ میں نے عدالت خان صاحب کا پوچھا آپ نے بتایا کہ عدالت خان روس جانے کے لئے میرے پاس ٹھہرے تھے اتفاق سے بیمار ہوگئے

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بخار ٹائیفائڈ اور پھر نمونیہ ہوگیا جب دیکھ بھال اور علاج میری طاقت سے باہر ہوگیا تو میں نے انہیں مقدردن جماعت میں لے جانے کی تیاری کی وہاں بھی افاقہ نہ ہوا۔ ایک دن حالت یاس میں اس مخلص نوجوان نے کہا کہ ایک طریقہ ہوسکتا ہے جس سے میں ایک سال اور زندہ رہ سکتا ہوں اور وہ یہ کہ کسی غیر احمدی کو میرے پاس لائیں وہ مجھ سے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر بات کرے پھر خدا کی قسم میں ایک سال اور زندہ رہ سکتا ہوں مگر ایسے غیر از جماعت کا کیسے انتظام ہوتا؟ آخر ان کا وقت شہادت آ گیا۔ غریب الوطنی میں موت کو گلے لگایا اور یہیں ان کو دفن کر دیا گیا۔

وہاں پر میں ایک دن حجام سے بال کٹوا رہا تھا تو اس نے ایک بات سنائی وہ غیر از جماعت تھا کہنے لگا عدالت خان کا کیا کہنا میں گواہ ہوں کہ وہ شہید ہوا دیکھو وہ سامنے قبرستان ہے اور وہ میرا گھر ہے۔ میں ایک دفعہ رات کو جاگا تو دیکھا قبرستان میں روشنی ہے میں نے خیال کیا کہ کوئی میت آئی ہو گی۔ دوسرے دن بھی قبرستان میں خاص طرح کی روشنی دیکھی پھر بھی میں نے یہی خیال کیا کہ تدفین ہو رہی ہو گی۔ تیسری رات بھی روشنی دیکھی تو میں ہمت کر کے اٹھا قبرستان آیا تو دیکھا یہ روشنی عدالت خان کی قبر سے پھوٹ رہی تھی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں۔

میں وہاں سے اٹھا تو عدالت خان کی قبر پر دعا کی سبحان اللہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنی راہ میں مرنے والوں کو کیسے کیسے نور عطا فرماتا ہے۔ خدا درجات بلند فرمائے آمین۔

## خدا کی رزّاقیت کا لطف

ایک واقعہ بالکل ابتدائی دنوں کا ہے جس سے رازق خدا کی رزّاقیت کا لطف آتا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کہ میرے پاس موم کا ایک ٹین (Tin) ہے۔ آپ اس کو خرید لیں۔ میں نے کہا 'اچھا' ان دنوں کسی ہندو کے گھر اعتبار کر کے ایک کٹنگ کی مشین اور ایک ٹن باقی تھا میں موم ٹیسٹ کرنے کے لئے ماچس لے کر گیا تھا۔ جب میں ٹیسٹ کرنے لگا تو دیکھا کہ وہ موم نہیں چربی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ اس گھر کے مالک کو گائے کی قربانی کا شوق تھا اس نے کسی مقصد سے چربی جمع کر رکھی ہے۔ وہ تو رام رام کرنے لگا اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا اس کو جلد لے جائیں، اٹھائیں میرے گھر سے۔ میں نے اسے ٹن کے آٹھ آنے دیئے اور اٹھا لایا۔ جلد سازی کے باقی ماندہ سامان کا بھی بہت سستا سودا ہو گیا۔ میں ایک لمبے عرصے تک اسی سامان کی مدد سے جلد سازی کا کام کرتا رہا اس طرح روزی کا سامان خدا تعالیٰ نے مہیا کر دیا۔ چربی کے کنستر کا میں نے یہ کیا کہ اس میں کاسٹک وغیرہ ملا کر

باقی صفحہ 7 پر

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 120069 میں عبدالمنعم شجاع

ولد بہادر علی چوہان قوم...... پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالمنعم شجاع گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120070 میں نوید احمد

ولد خادم حسین قوم آرائیں پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نوید احمد گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120071 میں مدثر سلطان

ولد مبشر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مدثر سلطان گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2 محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120072 میں نعمان شاہد

ولد شاہد احمد قوم بلوچ پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نعمان شاہد گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120073 میں محمد لقمان

ولد محمد حسین قوم بھٹی پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد لقمان گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120074 میں منیب احمد

ولد محمد بوٹا قوم آرائیں پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔منیب احمد گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120075 میں ثاقب محمود

ولد محمد یٰسین قوم...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ثاقب محمود گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120076 میں محمود احمد نگری

ولد اکبر علی قوم...... پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمود احمد نگری گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120077 میں مظہر احمد

ولد الیاس احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مظہر احمد گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق احمد ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120078 میں محمد رمضان

ولد حبیب اللہ قوم جوئیہ پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔محمد رمضان گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2 محمد عتیق احمد ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120079 میں محمد ذیشان حمید

ولد عبدالحمید قوم جٹ پیشہ طالب علم مدرسۃ الظفر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسۃ الظفر رحمٰن کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔محمد ذیشان حمید گواہ شد نمبر 1۔عارف شہزاد ولد حامد شاہ گواہ شد نمبر 2۔محمد عتیق احمد ولد محمد رفیق

### مسل نمبر 120080 میں منظور فاطمہ

زوجہ کرم داد قوم اعوان پیشہ بے روزگار عمر 110 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/28 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 500 روپے (2) زیور طلائی 3 تولہ مالیتی 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ ۔منظور فاطمہ گواہ شد نمبر 1۔ملک شہباز احمد ولد ملک محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2۔ملک محمد یعقوب ولد کرم داد

### مسل نمبر 120081 میں سعدیہ زیبی

زوجہ شاہ نواز قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کہکشاں کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) حق مہر 15000 روپے وصول شدہ بصورت وزیورات بوزن 1 تولہ (2) زیورات طلائی 7 تولے 3 ماشہ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامۃ ۔سعدیہ زیبی گواہ شد نمبر 1۔شاہ نواز ولد داؤد احمد گواہ شد نمبر 2 ۔بابر منصور چیمہ ولد رفیع احمد

### مسل نمبر 120082 میں مقدس بیگم

زوجہ داؤد احمد چیمہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 45 کہکشاں کالونی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زرعی زمین 1 ایکڑ واقع لیہ (2) زیور 4 تولہ (3) حق مہر 10 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔اور مبلغ 14 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ۔مقدس بیگم گواہ شد نمبر 1۔مغفور احمد چیمہ ولد ظہور احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2۔بابر منصور ولد رفیع احمد

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## ولادت

۞ مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل اور احسان سے میری بیٹی مکرمہ رومانہ انجم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمومن صاحب ملتان کو 11/اگست 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام سدیلہ عطیہ عطا فرمایا ہے۔ نیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب ملتان کی پوتی اور مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، ماں باپ کے لئے قرۃ العین اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

۞ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نائب ناظر ترتیب وریکارڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے اور مکرم عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید کے چھوٹے بھائی مکرم مبشر احمد قریشی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 5 ستمبر 2015ء کو بعارضہ جگر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 55 سال وفات پاگئے۔ اسی روز بعد نماز ظہر بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم حضرت میاں قطب دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے، حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور محترم قریشی عبدالغنی صاحب آف دارالرحمت غربی ربوہ کے بیٹے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، ایماندار، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے والے، ہمدرد اور ملنسار انسان تھے۔ آپ نے میٹرک کے بعد تین سال کا سرویئر کا کورس کیا ہوا تھا اور آجکل دارالصناعۃ میں خدمت بجالا رہے تھے۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر ہبۃ القدیر مریم صاحبہ نے آخری دنوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے چار بھائی، پانچ بہنیں، بیوہ مکرمہ امۃ الحفیظ نازی صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم مدثر احمد قریشی صاحب، عزیزم معوذ احمد اور ایک بیٹی عزیزہ امۃ الکافی وردہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

## ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، لٹریسی اینڈ نان فارمل بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات کیلئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کی آفیشلی ویب سائٹ کا وزٹ کریں۔

۞ خوشحال بینک لمیٹڈ کو برانچ مینیجر، ریلیشن شپ مینیجر، ڈپوزٹ موبلائزیشن اور بزنس ڈویلپمنٹ آفیسر، ڈپوزٹ موبلائزیشن کی ضرورت ہے۔

۞ ایس آر سی پرائیویٹ لمیٹڈ کو بزنس ڈولپمنٹ آفیسر کی ضرورت ہے۔

۞ لاہور ہائی کورٹ لاہور کو اسسٹنٹس، جونیئر کلرک، کیئر ٹیکر، نیٹ ورک ایسوسی ایٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، ویب ایسوسی ایٹ، گرافک ڈیزائنر، ملٹی میڈیا آپریٹر، سافٹ ویئر ایسوسی ایٹ، کمپوزر (اردو انگلش)، ہارڈ ویئر ایسوسی ایٹ، الیکٹریشن نیٹ ورک، گیرج سپر وائزر، مکینک / آٹو مکینک، آٹو الیکٹریشن، فوٹو اسٹیٹ مشین آپریٹر، کک، فائر مین، دفتری، ڈرائیور اور ہیلپر کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

## ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

۞ سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کو دو سالہ ایکچوریئل ٹریننگ سکیم کیلئے انٹرمیڈیٹ، او/اے لیول پاس نوجوانوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ دوران ٹریننگ 5 ہزار روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا اور امتحانات میں کامیاب طلباء کو مجموعی ماہانہ مشاہرہ لگ بھگ 41,600 روپے نیز پرکشش ضمنی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

۞ پہلی ٹریننگ کی کامیاب تکمیل کے بعد اربن یونٹ، PSDF کی مالی معاونت سے 3 ماہ کے دوسرے مرحلہ میں پنجاب کے منتخب اضلاع سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین کیلئے GIS سرویئر، فورمین ٹیوب ویلز اینڈ ڈسپوزل سٹیشنز اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ فیلڈ انسپکٹر کے شارٹ کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ 1500 روپے ماہوار وظیفہ، کتب، یونیفارم اور کھانا ادارے کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔

۞ پنجاب کے منتخب اضلاع کے نوجوانوں کے لئے Ukaid، NFRD اور PSDF کے اشتراک سے سیفٹی انسپکٹر، الیکٹریکل وائرنگ، سٹیل فکسر، میٹریل ٹیکنیشن، ٹائل فکسنگ / کٹنگ، کارپینٹر، ویلڈنگ اور موٹر وائنڈنگ کے کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

۞ سکول آف کلنری آرٹس PSDF کے تعاون سے پنجاب کے منتخب اضلاع کے نوجوانوں کے لئے ریسیپشن آپریشن سروس ڈپلومہ لیول 2 اور کک کے کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ یونیفارم، کتب اور وظیفہ ادارے کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔

۞ PRGTTI پنجاب سکلز ڈویلپمنٹ فنڈ کی مالی معاونت سے پنجاب کے چند اضلاع سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے لئے انڈسٹریل سچنگ مشین آپریٹر کورس کا آغاز کر رہا ہے۔ دوران کورس 15 سو روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

**نوٹ:** اشتہارات کی تفصیل کیلئے 6 اور 7 ستمبر 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

### بقیہ از صفحہ 5: ایک درویش کے واقعات

صابن بنا دیا۔ ان دنوں قادیان کے مکینوں کو صابن کی بے حد ضرورت تھی۔ احباب شکرگزار ہو کر خریدتے میرے پاس کافی روپے جمع ہوگئے یہ الٰہی عطیہ تھا دراصل میں نے درویشی کے زمانے میں وظیفہ لینے سے انکار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے میری غیرت کی لاج رکھی اور ہر اس کام میں برکت ڈالی جسے میں نے کرنا چاہا حتیٰ کہ لوگ کہنے لگے بھائی جی مٹی میں ہاتھ ڈال کر سونا کر دیتے ہیں۔ میں نہیں کرتا تھا۔ میرا خدا میرا سامان کرتا تھا۔ ابھی صابن ختم نہ ہوا تھا کہ وہی ہندو صاحب آئے کہ بھائی ایک ویسا ہی کنستر اور ہے ہم پر احسان کریں وہ اٹھالیں۔ میں نے دام پوچھے تو بولا بس لے جائیں۔ معاوضے میں ایک پیتل کی دیگچی دے دیں۔ اس چربی میں السی کا تیل ڈال کر صابن بنایا جو پہلے سے بہت بہتر بنا۔ من سوامن صابن بن گیا اور فوراً بک گیا۔ ہر خاص و عام کو ضرورت تھی یہ سب الٰہی سامان تھے جس چیز کی ضرورت تھی آسانی سے سستے داموں دلوادی اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے بے وطن بلکہ جلاوطن بچوں کی مدد کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ تادم تحریر 30 جولائی 1971ء مجھے خدا تعالیٰ نے قناعت، کشائش اور فراوانی سے نوازا ہے۔ الحمدللہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

### بقیہ از صفحہ 2: سوال وجواب۔ خطبات امام

ج: فرمایا! ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے دین حق کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جاسکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں، اور دین حق کے درخت کی خصوصیات وہ تعلیم ہیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری۔ پس اس تعلیم کو اپنا کر اور پھر اس کے ایسے معیار قائم کر کے جو نمونہ پیش کرنے والے ہوں اس درخت کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ پھر اس پاک تعلیم سے دنیا کو بھی فیض یاب کرو۔ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ اور بغیر نمونہ کے ہم دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

س: آج کل کے حالات میں جبکہ دین حق کے چہرہ کو گدلا کیا جا رہا ہے احمدیوں کا کیا فرض بنتا ہے؟

ج: فرمایا! آج کل دین حق کے خوبصورت چہرہ کو گدلا کیا جا رہا ہے پس بے شک ہمارے نمونے اور ہماری دعوت الی اللہ ضروری ہے لیکن آجکل کے حالات میں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی انتہائی ضروری ہے، صحیح نمونے بھی مستقل رہنے والے نمونے بھی اسی وقت رہتے ہیں، اس میں کامیابیاں بھی اسی وقت ملتی ہیں جب ان کے ساتھ دعائیں بھی ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ کمالات کو پھیلاؤ تو دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ دین حق کی ترقی اور اس کی فتح کے لئے دعائیں بھی بہت ضروری ہیں۔ پس دعاؤں کی طرف ہمیں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ہم احمدی اگر حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے حقیقی عید کا فیض پائیں۔ وہاں دنیا کو ظلموں سے نکالنے کے لئے اپنی کوششوں کو جتنی وسعت دے سکتے ہیں دے کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے دکھوں اور غموں اور ظلموں میں گھری ہوئی دنیا کے لئے مدد کر کے ان کے لئے ان ظلموں سے نکلنے کے لئے تڑپ کر دعا کر کے حقیقی عید منائیں۔ پھر عمومی طور پر دنیا جو بے حیائیوں میں آزادی کے نام پر ڈوبتی چلی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دے رہی ہے ان کے لئے ہمدردی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بہت دعا کریں۔ آج ہم ہی انسانیت کو حقیقی خوشیوں کا ادراک دے سکتے ہیں۔ پس ہمیں بڑی تڑپ کے ساتھ سب کے لئے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس عید کے دن اگر ہم ان لوگوں کو جو ظلموں اور غموں میں ڈوبے ہوتے ہیں اپنی دعاؤں سے نکالنے کی کوشش کریں گے تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی ذمہ داری آج بھی نبھائیں اور نبھاتے چلے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆

# ایسے مقامات جو آئندہ برسوں میں تباہ ہوسکتے ہیں

چند ایسے مقامات ہیں جو سیاحوں کیلئے پسندیدہ منازل ہیں مگر ان قدرتی عجائب کو موسمیاتی تبدیلیوں اور ہماری غفلت کے نتیجے میں تباہی کے خطرے کا سامنا ہے۔

## سیشلز

سمندری جنت سمجھا جانے والا ملک سیشلز 115 جزائر پر مشتمل ہے تاہم بحر ہند اب اسے ہڑپ کرنے کے قریب ہے اور آئندہ 50 سے 100 برسوں میں اس کے مکمل طور پر ڈوب جانے کا خدشہ ہے۔

## ماؤنٹ کلیمنجارو۔ تنزانیہ

افریقہ کی بلند ترین چوٹیوں میں سے ایک ماؤنٹ کلیمنجارو کو موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں برف پگھلنے کے خطرے کا سامنا ہے جس کے نتیجے میں اس کی بلندی کم ہورہی ہے۔ 1912ء سے لے کر 2007ء کے عرصے میں اس کی برفانی سطح میں 85 فیصد کی نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

## ٹکال نیشنل پارک۔ گوئٹے مالا

گوئٹے مالا کا یہ معروف نیشنل پارک مایا تہذیب کے پراسرار کھنڈرات کی بناء پر دنیا بھر میں جانا جاتا ہے تاہم نوادرات کے حصول کے لئے لوٹ مار اور جنگلات کو جلانے کے نتیجے میں تاریخ کا یہ اہم باب گم ہونے کے قریب پہنچ گیا ہے۔

## مڈغاسکر

مڈغاسکر اپنی جنگلی حیات کی بناء پر جانا جاتا ہے اور وہاں کے جنگلات میں پائے جانے والے درخت بھی دنیا کے دیگر خطوں کے مقابلے میں بالکل منفرد ہیں تاہم بڑے پیمانے پر کٹائی اور ان کو آگ لگانے کے نتیجے میں ماہرین کی جانب سے پیشگوئی کی جارہی ہے کہ آئندہ 35 برسوں میں اس قدرتی خزانے کا صفایا ہوجائے گا۔

## گلیشیئر نیشنل پارک۔ امریکہ

ماضی میں ڈیڑھ سو سے زائد گلیشیئرز کے مرکز مونٹانا نیشنل پارک میں اب یہ تعداد 25 سے بھی کم رہ گئی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں 2030ء تک یہاں سے برف مزید کم ہونے کا خدشہ ہے جو یہاں کے ماحولیاتی نظام کو متاثر کرے گا۔

## وینس۔اٹلی

یہ اطالوی شہر دنیا کا سب سے رومانوی مقام بھی سمجھا جاتا ہے مگر سمندری سطح میں اضافے نے اس شہر کو ڈوبنے کے قریب پہنچا دیا ہے اور اس تباہی کے رکنے کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔ حالیہ برسوں میں بار بار سیلاب آنے سے حالات میں مزید خرابی آئی ہے۔

## بحیرہ مردار

دنیا کا سب سے نمکین سمندر اپنی تاریخ کے باعث لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے، مگر گزشتہ 40 برسوں کے دوران اس کا رقبہ ایک تہائی حد تک اور سطح 80 فٹ تک کم ہوچکی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ 50 برسوں کے دوران یہ مکمل طور پر غائب ہو جائے گا۔

## گریٹ بیریئر ریف، آسٹریلیا

دنیا میں مونگوں کی سب سے بڑی چٹان، جو ایک لاکھ 33 ہزار اسکوائر میل پر پھیلی ہوئی ہے، طویل عرصے سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ مگر ماحولیاتی چیلنجز کے باعث اس مقام کو نقصان پہنچ رہا ہے، جبکہ سمندری درجہ حرارت میں اضافے اور آلودگی کے باعث آئندہ 100 برسوں میں اس قدرتی عجوبے کے تباہ ہونے کا خدشہ ہے جبکہ کچھ ماہرین تو اس سے بھی بڑھ کر خدشہ ظاہر کرتے ہیں کہ 2030ء تک ہی یہ مقام مکمل طور پر غائب ہو جائے گا۔

## کانگو طاس

افریقہ کا کانگو طاس جسے دنیا کے دوسرے سب سے بڑے برساتی جنگل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے، اپنے دس ہزار نباتاتی، ایک ہزار پرندوں اور چار سو ممالیہ جانداروں کی نسلوں کی بناء پر حیاتیاتی تنوع سے مالا مال مقام ہے۔ مگر گزشتہ چند برسوں کے دوران 13 سکوائر میل پر پھیلے جنگل کے رقبے میں خوفناک حد تک کمی آئی ہے جس کی وجہ غیر قانونی کان کنی ہے اور اقوام متحدہ نے پیشگوئی کی ہے۔ 2040ء تک اس جنگل کا دو تہائی حصہ ہمیشہ کے لئے غائب ہوسکتا ہے۔

## اہرام مصر

اہرام مصر کو بڑھتی ہوئی آلودگی کے نتیجے میں خطرے کا سامنا ہے کیونکہ آلودگی کے نتیجے میں اس کی سطح کمزور ہورہی ہے اور یہ خدشات پائے جاتے ہیں کہ اس سلسلے کو روکا نہ گیا تو یہ مکمل طور منہدم بھی ہو سکتے ہیں۔

## آمیزون، برازیل

21 لاکھ سکوائر میل رقبے پر پھیلے برازیل کا آمیزون دنیا کا سب سے بڑا برساتی جنگل ہے یہ دنیا میں سب سے زیادہ حیاتیاتی نسلوں کا گھر ہے مگر زراعت کی توسیع کا سلسلہ اس کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔

## دیوار چین

انسان کا تعمیر کردہ دنیا کا سب سے بڑا سٹرکچر یعنی دیوار چین دو ہزار برس سے موسموں کا سامنا کرتی آرہی ہے اور سیاحوں کے پسندیدہ ترین مقامات میں سے ایک ہے مگر حالیہ برسوں میں فارمنگ کے شوق نے اس کے دو تہائی حصے کو نقصان پہنچایا ہے یا تباہ کردیا ہے اور ماہرین کو خدشہ ہے کہ اگلے بیس برسوں میں یہ دیوار کھنڈر بن کر رہ جائے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 19 مئی 2015ء)

☆......☆......☆

## درخواست دعا

۞ مکرم سلطان احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب انڈونیشیا ہاؤس دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ مسرت سلطان صاحبہ برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بخار، شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا مکرم منیر احمد بٹ صاحب ابن مکرم حافظ عبدالواحد صاحب بیمار ہیں۔ نقاہت اور کمزوری ہوگئی ہے۔ فرینکفرٹ جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

## سیکرٹریان تعلیم اضلاع متوجہ ہوں

20 تا 29 ستمبر دوسرا عشرہ تعلیم منایا جارہا ہے اس میں خصوصی طور پر ضلع بھر سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ طلباء و طالبات کے رزلٹس اکٹھے کر کے اپنی رپورٹس کے ساتھ نظارت تعلیم کو ضرور بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

| ربوہ میں طلوع وغروب 11 ستمبر | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:26 |
| طلوع آفتاب | 5:47 |
| زوال آفتاب | 12:05 |
| غروب آفتاب | 6:23 |

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
جلدی آئیں فائدہ اُٹھائیں
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

کریسنٹ فیبرکس
عید سپیشل آفر
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز۔ کاٹن لان اور لیلن کے فینسی بوتیک سوٹ۔ سلے سلائے سوٹ نیز میچنگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

سیل۔ سیل۔ سیل
سردیوں اور گرمیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون 047-6211510
0344-7801578
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

یکم ستمبر سے عید سیل میلہ
لیڈیز فینسی ورائٹی + کالج پمپس Rs.350/-
رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ 047-6213835

گرینڈ شوز میلہ
بچوں اور بچیوں کے شوز پر
حیرت انگیز سیل
300/= روپے میں
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ